بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۵ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر — یوم شنبہ

جلد ۳۱	۲۴ شہادت ۱۳۲۲ ہش	۱۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۲ ھ	۲۴ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء	نمبر ۹۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ شہادت ۱۳۲۲ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق دس بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

سیدہ ام متین صاحبہ حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

سیدہ ام ناصر صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی بیگم صاحبہ کی صحت کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں۔

بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے کل اپنے فرزند خلیفہ جلال الدین صاحب کی دعوت ولیمہ دی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شمولیت فرمائی۔ اور دعا کی۔

جناب شیخ یوسف علی صاحب ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اور کمزوری بہت ہو چکی ہے نیز شیخ محمد حسین صاحب پنشنر قانونگو پریذیڈنٹ محلہ دار الفضل بھی بیمار ہیں۔ دونوں کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

مسلمانوں کی فلاح و بہبود کا صحیح طریق

"اسلامی جماعت" کے عنوان سے حسب ذیل اعلان اخبارات میں بعض اہل علم اور اہل درد مسلم زعماء کی طرف سے شائع ہوا ہے:-

"ہمارا یقین ہے۔ کہ مسلمانوں کی انفرادی واجتماعی اور دینوی واخروی فلاح و بہبود کا فقط ایک طریقہ ہے۔ یعنی محمد رسول اللہ کا اتباع۔ یہی ہمیں بتایا گیا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ آج مسلمانوں کی حالت عملاً اس سے بہت مختلف ہے۔ پس اشد ضرورت ہے۔ کہ مسلمانوں کو اس پر لایا جائے۔ اور قائم کر دیا جائے۔ کہ وہ اتباع رسول کو اسوۂ محمدی کو اپنا مقصود حیات بنا لیں۔ اور ظاہراً و باطناً۔ انفراداً و مجتمعاً اس پر عمل کریں۔ یہی ان کے جملہ امراض کی دوا ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہم نے ایک جماعت بنائی ہے جس کا نام "اسلامی جماعت" ہے۔ اور اس کا مرکز علی گڑھ ہے۔ جن حضرات کو ہم سے اتفاق ہو۔ اور اس مقصد عظیم کے لئے ہمارا ساتھ دینا چاہیں وہ ازراہ کرم ہمیں آگاہ فرمائیں"۔

مسلمانوں کی فلاح و بہبود کا جو طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ اس سے کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس طریقہ کو قوم کے اندر رائج کرنے کی جو صورت تجویز کی گئی ہے۔ وہ درست نہیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اتباع سے مسلمانوں کے دکھ درد تو دور ہو سکتے ہیں۔ اور وہ قعر مذلت سے نکل کر بام عروج پر پہونچ سکتے ہیں۔ لیکن یہ خیال بالکل خام ہے۔ کہ کسی مجلس میں شامل ہونے سے مسلمان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کامل متبع بن سکتے اور اسوۂ محمدی کو اپنا مقصود حیات بنا سکتے ہیں۔ یہ حالت پیدا کرنے کے لئے ایک ایسے طبیب روحانی کی ضرورت ہے۔ جو زبردست قوت قدسیہ رکھتا ہو۔ اور بیماروں کی حالت اور ضرورت کے مطابق نہ صرف ان کے لئے نسخہ تجویز کرے بلکہ اپنے نمونہ کو پیش کر کے ان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح متابعت کی راہ پر چلائے۔ اور جو اپنے مخاطبین کو شغل کے طور پر نہیں۔ بلکہ بیمار دیکھ کر اور طرح طرح کی آفات روحانی میں مبتلا پا کر علاج کے طور پر انہیں نصائح کرے۔ اور پھر عمل سے بتائے۔ کہ ان پر کیونکر کاربند ہونا چاہیئے۔ اور مخاطبین کی حالت کے مطابق روح سے قوت پا کر ان کو مخاطب کرے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ انبیاء و مامورین کو مبعوث کرتا رہا ہے۔ تا ہر ایک زمانہ کے لوگ چشم دید نمونوں کو پا کر اور ان کے وجود کو مجسم کلام الہٰی مشاہدہ کر کے ان کی اقتدا کے لئے کوشش کریں۔ اگر صحبت صالحین میں رہنا واجبات دین میں سے نہ ہوتا۔ تو اللہ تعالیٰ بغیر انبیاء و مرسلین کے بھی کسی اور ذریعہ سے اپنا کلام نازل فرما سکتا تھا۔ یا زیادہ سے زیادہ ابتدائی زمانہ تک ہی رسالت کو محدود رکھتا۔ اور آئندہ ہمیشہ کے لئے یہ سلسلہ بند کر دیتا۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ضرورت کے وقتوں میں یعنی جب کبھی محبت الہٰی و خدا پرستی اور تقوٰے و طہارت وغیرہ امور واجبہ میں فرق آ جاتا ہے مقدس لوگوں کو اپنی وحی سے مشرف کر کے نمونہ کے طور پر دنیا میں بھیجتا رہا ہے اور یہ دونوں قضیے لازم و ملزوم ہیں۔ یعنی اگر خدا تعالیٰ کو ہمیشہ کے لئے اصلاح خلق کی طرف توجہ ہے۔ تو یہ بھی نہایت ضروری ہے۔ کہ ایسے لوگ بھی ہمیشہ کے لئے آتے رہیں۔ کہ جن کو خدا تعالیٰ نے اپنی خاص توجہ سے بینائی بخشی ہو۔ اور اپنی مرضیات کی راہ پر ثابت قدم کیا ہو۔

پس بے شک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع مسلمانوں کے دکھوں کا صحیح علاج ہے۔ لیکن متابعت کا درجہ اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ کوئی کامل نمونہ سامنے نہ ہو۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا پر رحم کر کے اور مسلمانوں کو شاہراہ ترقی پر گامزن ہونے کا موقعہ بہم پہونچانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بروقت مبعوث فرمایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ:-

"یہ عاجز اس سلسلہ کے قائم رکھنے کے لئے مامور کیا گیا ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ صحبت میں رہنے والوں کا سلسلہ اور بھی زیادہ وسعت سے بڑھا دیا جائے۔ اور ایسے لوگ دن رات صحبت میں رہیں۔ کہ جو ایمان اور محبت اور یقین کے بڑھانے کے لئے شوق رکھتے ہوں۔ اور ان پر وہ انوار ظاہر ہوں۔ کہ جو اس عاجز پر کئے گئے ہیں۔ اور وہ ذوق ان کو عطا ہو۔ جو اس عاجز کو عطا کیا گیا ہے۔ تا اسلام کی روشنی عام طور پر دنیا میں پھیل جائے۔ اور حقارت و ذلت کا سیاہ داغ مسلمانوں کی پیشانی سے دھویا جائے۔ اسی کی بشارت دے کر خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ اور کہا۔ کہ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد" (فتح اسلام صفحہ ۳۰-۳۱)

پھر دوسری طرف بھٹکتے پھرنے والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:-

"اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں۔ جو مجھ میں داخل ہوتا ہے۔ وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے۔ ہر طرف اس کو موت در پیش ہے۔ اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی" (صفحہ ۴۵)

پس اس طرف توجہ رکھنے والے دردمند مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ ان امور پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ اور اصلاح قوم کے کام کو ایسا آسان خیال نہ کریں۔ کہ صرف ایک انجمن بنا لینے یا مجلس قائم کر لینے سے سرانجام پا سکے گا۔

مجلس مشاورت پر آنے والے عہدیداران

مجلس مشاورت پر آنے والے عہدیداران مہربانی فرما کر دفتر نظارت تعلیم و تربیت میں ضرور تشریف لائیں تاکہ تعلیم و تربیت جماعتہائے سے متعلق ہدایات دی جائیں۔ اور لائحہ عمل اور رپورٹ فارم لیتے جائیں۔ نیز مدارس احمدیہ کے ٹیچر صاحبان جو نمائندہ ہو کر آئیں۔ وہ ۲۵ شہادت (اپریل ۱۳۲۲ ہش) کو دفتر مذکور میں اگر نظارت کی طرف سے امدادی رقم لیتے جائیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

امسال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل کتب کا امتحان ماہ نبوت ۱۳۲۲ ہش (مطابق نومبر ۱۹۴۳ء) کے کسی اتوار کو لیا جانا تجویز ہوا ہے۔ معین تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ اس لئے جملہ احباب اور خواتین جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی کوشش فرمائیں۔

یہ بات جماعت سے مخفی نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں حکمت اور معرفت کے بے بہا خزانے بھرے ہوئے ہیں۔ اور اس زمانہ کے مسموم اثرات سے محفوظ اور مامون رہنے کے لئے تریاق بھی اسی کلام میں ہے جس سے محروم ہونے کی وجہ سے وہ لوگ جنہیں اس زمانہ کے امور و مصلح کی شناخت میسر نہیں ہلاک و برباد ہو رہے ہیں۔

اس وقت سب سے بڑھ کر نیکی اور سب سے بڑا جہاد یہی ہے۔ کہ حضور کے کلام سے آبِ حیات حاصل کر کے خود زندہ ہوں اور دوسروں کو زندہ کرنے کی کوشش کریں۔ اس غرض کے لئے مرکز کی طرف سے کئی سال سے امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سلسلہ جاری ہے۔ تا اس ذریعہ سے احباب اس علمی خزانہ کی گہرائیوں سے زیادہ سے زیادہ آگاہ ہو جائیں۔ دراصل امتحان کا طریق اکثر لوگوں کے واسطے بہت مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ اوّل اس کی وجہ سے بغور اور بالالتزام مطالعہ کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ ورنہ اکثر یا تو بالکل ہی سستی کر جاتے ہیں یا اگر مطالعہ کرتے بھی ہیں تو بغور نہیں کرتے۔ دوسرے امتحان کے نتیجہ کی وجہ سے اپنے مطالعہ کی صحت کا اندازہ کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اور انسان کو پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ میں کسی کتاب کو اچھی طرح سمجھ سکا ہوں یا نہیں۔ اور یہ انکشاف آئندہ ان کی اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے۔

پس نہایت ضروری ہے۔ کہ احباب اس سلسلہ امتحان میں زیادہ سے زیادہ شرکت فرمائیں۔ جو مردوں اور مستورات ہر دو کے واسطے کھلا ہے۔ اس سال جن کتب کا امتحان مقرر کیا گیا ہے وہ یہ ہیں۔ الحق لودھیانہ۔ الحق دہلی۔ نشان آسمانی۔ انوار الاسلام۔ ضیاء الحق۔ جو بھائی اور بہنیں اس امتحان میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ بہت جلد اپنے اپنے نام پورا پتہ دفتر مجلس تعلیم قادیان میں تحریر فرمائیں۔

یہ نوٹ کر لیا جائے۔ کہ اب چونکہ مجلس تعلیم (یعنی احمدیہ یونی ورسٹی کی ابتدائی صورت) عالم وجود میں آچکی ہے۔ اس لئے اب یہ امتحان نظارت تعلیم کی بجائے مجلس تعلیم کی زیر نگرانی ہوا کریں گے۔ اور اس مجلس کے سیکرٹری کے ساتھ اس معاملہ میں خط و کتابت کرنی چاہیئے۔

جماعت کے عہدہ دار اور زعماء صاحبان انصار و خدام اور لجنات اماء اللہ کا فرض ہے۔ کہ وہ میرے اس اعلان کو اپنے اپنے حلقہ میں متعدد دفعہ نمازوں اور اجلاسوں وغیرہ کے اوقات میں پڑھ کر سنائیں۔ اور امتحان میں شامل ہونے کے لئے بھائیوں اور بہنوں کو پوری طرح ترغیب اور تحریص دلائیں اور امتحان دینے والوں کے نام دفتر ہذا میں لکھ کر بھجوائیں۔ احمدیہ درسگاہوں اور ہوسٹلوں کے طلبا و طالبات کو بھی اس طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اسی طرح اساتذہ و معلمات اور سپرنٹنڈنٹ صاحبان وغیرہ کو بھی۔ کیونکہ اس امتحان کی شرکت کے لئے عمر وغیرہ کی کوئی شرط نہیں۔ اور امتحان سب کے لئے کھلا ہے۔

عبد الرحیم درد سیکرٹری مجلس تعلیم قادیان

پنجاب

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

چہ پنجاب۔ انتخاب ہفت کشور
اگر صورت کی دیکھو شان و شوکت
غریبوں تک کا کھانا گندم اور گھی
زمیں اچھی ہے اور نہروں کی کثرت
سبھی یاں چارپائی پر ہیں سوتے
پہنتے جوتیاں گرگابیاں ہیں
جو ہیں رُوحانیت میں سب سے اعلیٰ
نہیں جامد۔ مقلد۔ اولڈ فیشن[1]
اگر باشندے اس کے زندہ دل ہیں
خدا نے چُن لیا پنجاب کو خود
مسیحِ پاک کو مبعوث کر کے
اکھاڑا ہے مذاہب کا یہی مُلک
ہے را میٹریل[4] بھی خوب موجود
"یہ کیا احساں ہے تیرا بندہ پرور"
"اگر ہر بال ہو جائے سخنور"

کہ ہے تہذیب یاں کی سب سے بہتر
تو سب صُوبوں سے حُسن اس کا ہے خوشتر
ہر اک دہقاں کے گھر ہے شیر و شکر
غذا ملتی ہے سب کو پیٹ بھر کر
نہ تختوں پر نہ ہی پر ہے بستر
برہنہ پا نہیں پھرتے زمیں پر
تو جسمانی قوے میں سب سے بڑھ کر
ہر اک تحریک کو لیتے ہیں سر پر
تو خود یہ ہند کا ہے دستِ خنجر[2]
کہ دُنیا کی ہدایت کا ہو سنٹر[3]
بنایا اس کو سب ملکوں کا لیڈر
نبی کا تھا یہیں آنا مقدر
مسلمانوں کی آبادی ہے اکثر
کریں کس مونہہ سے شکر اے میرے داور
تو پھر بھی شکر ہے امکاں سے باہر

مبارک ہو تجھے یہ فضلِ ربّی
زہے پنجاب۔ تیرا بخت برتر

[1] اولڈ فیشن۔ پرانے فیشن کے [2] دستِ خنجر۔ یعنی ہندوستان کا بازوئے شمشیر زن [3] سنٹر۔ مرکز [4] را میٹریل (Raw Material) یعنی خام مصالحہ جس سے احمدی بنتے ہیں۔ اور وہ عموماً مسلمان قوم ہے ۔

مستحق بھائیوں کے لئے گندم مہیا کرنے کی تحریک

احباب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ اخبار الفضل ۲۰ اپریل ۱۹۴۳ء میں پڑھ لیا ہوگا۔ اب تک جن احباب نے اس تحریک میں گندم دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ ان کی فہرست حسب ذیل ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(۱) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز — بیس من
(۲) چودھری برکت علی صاحب ادارہ الفضل — ۱۰ من
(۳) نور الحق صاحب دفتر ایم۔ این۔ سنڈیکیٹ — ۲۵ من
(۴) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب قادیان — ۵۰ من
(۵) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ مشترکہ حساب — ۱۰۰ من
(۶) منشی فتح دین صاحب کارکن پرائیویٹ سیکرٹری — ۱۲ من
(۷) نواب عبد اللہ خاں صاحب معہ بیگم صاحبہ و نصرت آباد سٹیٹ — ۱۰۰ من (۸) محمد عبد اللہ اعجاز قادیان ۲۱ سیر (۹) منشی رمضان علی صاحب ۲۰ سیر (۱۰) ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب بی۔ ٹی ماسٹر قادیان ۱۵ روپے (۱۱) امیر احمد صاحب مؤذن مسجد مبارک ایک روپیہ (۱۲) آمنہ بی بی صاحبہ دارالرحمت ۲ روپے (۱۳) خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب [illegible] ۵ من [illegible] ۱۰ روپے

امیدواران امتحان مقبرة الامیر کی فہرستیں ۲۶ شہادت تک پہنچ جانی چاہئیں ۔ مہتمم تعلیم

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امورِ عامہ و خارجہ قادیان

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۱۰)

مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ جب بھی علاقہ میں یا شہر میں طاعون شروع ہوتی۔ تو حضور ضرور گھر کی صفائی کا حکم دیتے۔ بلکہ جب ڈنگی بخار کی صفائی کے متعلق بھی اہتمام فرماتے اور تمام احباب کو حکم دیتے۔ کہ اپنے گھروں میں گندھک اور آگ اور فینائل اور گگل وغیرہ اشیاء سے جراثیم کو ہلاک کرنے کا انتظام کیا جائے۔ حضور فرمایا کرتے تھے۔ کہ اسباب سے کام لینا بھی اللہ تعالےٰ کی نعمت کا شکریہ ادا کرنا ہے۔ اور اس کے حکم کی تعمیل کے مترادف ہے۔ اور ترکِ اسباب شریعتِ الٰہیہ کے خلاف ہے۔ توکل کا مقام اس کے بعد ہے یعنی اسباب کو اختیار کر کے ان پر بھروسہ نہ کیا جائے۔ بلکہ سچی معرفت یہ ہے کہ اسباب کے پیچھے خدا تعالےٰ کے ہاتھ کو دیکھا جائے۔

(۱۱)

غالباً ۱۹۰۵ء کا واقعہ ہے۔ کہ طاعون پنجاب میں سخت زوروں پر تھی۔ راولپنڈی کا ضلع خاص طور پر لقمۂ اجل بنا ہوا تھا۔ حضرت والد صاحب مرحوم نے حضور علیہ السلام سے اپنے وطن (سہالہ ضلع راولپنڈی کے قریب) جانے کی درخواست کی۔ مگر حضور نے اس بناء پر جانے سے روک دیا۔ کہ حدیث میں منع ہے کہ کوئی شخص ایسی جگہ جائے جہاں وبا پھیلی ہوئی ہے۔

(۱۲)

جن دنوں پنجاب اور ہندوستان کے دیگر علاقوں میں طاعون کا شدید زور تھا۔ قادیان میں بھی طاعون پڑی۔ لیکن طاعون نے یہاں محدود محلوں یعنی غیر احمدیوں اور ہندوؤں کے محلوں میں حملہ کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور احمدی احباب خدا تعالےٰ کے فضل سے جیسا کہ وعدہ تھا۔ محفوظ رہے۔ انہی ایامِ طاعون میں ایک رات کا واقعہ ہے۔ کہ میں جبکہ اپنے والدین کے ساتھ حضور علیہ السلام کے گھر میں رہتا تھا۔ اور حضور علیہ السلام نے ہمیں رہائش کے لئے اپنے مکان کا وہ حصہ دیا ہوا تھا جس میں اب حرم اول (یعنی ام ناصر) رہتی ہیں۔ اس حصہ کے مغربی جانب کے مکانوں میں جہاں تک مجھے یاد ہے۔ ایک ارائیوں کا مکان تھا۔ جہاں اب صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا مکان ہے۔ صبح کی نماز کے معاً بعد اس مکان سے رونے کی آواز آئی۔ میں نے کھڑکی میں سے جھانک کر دیکھا۔ اور دریافت کیا۔ کہ کیا ہوا۔ تو ایک عورت نے جو رو رہی تھی۔ اور اس مکان کے صحن میں چکر لگا رہی تھی۔ مجھے کہا۔ کہ فلاں شخص طاعون سے فوت ہو گیا ہے۔ یہ اندھیرا [illegible] تھا۔ اگرچہ ایسے واقعات سے دلوں پر دہشت طاری ہو جاتی تھی۔ مگر بوجہ اس کے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چار دیواری کے اندر تھے ہمیں پورا اطمینان تھا۔ اور کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوتا تھا۔ جس مکان کا یہ واقعہ ہے وہ حضرت اقدس کے مکان سے بالکل ملحق تھا۔ گویا وبائے طاعون کے کیڑے بالکل آپ کی دہلیز کے قریب تھے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ طاعون کے کیڑوں کو حکم تھا۔ کہ وہ حضور کے مغربی جانب کے محلوں میں ہی اللہ تعالےٰ کی مشیت کو پورا کر کے واپس ہو جائیں۔ اور حضور کی چار دیواری میں داخل نہ ہوں۔

(۱۳)

جن دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی وفات کے متعلق الہامات ہو رہے تھے۔ انہی دنوں کا واقعہ ہے۔ کہ جلسہ سالانہ جو مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا۔ اُس میں حضور علیہ السلام نے نماز کے متعلق تقریر کرتے ہوئے سورۂ فاتحہ کی تشریح فرمائی۔ اور عبودیت کے معانی پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ کہ عبد جب صحیح طور پر صبغت اللہ کے رنگ سے رنگین ہوتا ہے۔ تو اس کی حالت ایسی ہو جاتی ہے جیسے ایک لوہے کا ٹکڑا آگ میں پڑ کر آگ کا انگارہ سا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح صفاتِ الٰہیہ سے عبد متصف ہو جاتا ہے جس طرح کہ وہ لوہے کا ٹکڑا آگ نہیں ہوتا بلکہ اپنی ماہیت میں لوہا ہوتا ہے۔ اور عارضی طور پر آگ کی کیفیت اس میں سرایت کر جاتی ہے۔ اسی طرح عبد اپنی حقیقت میں انسان ہوتا ہے۔ لیکن اس میں صفاتِ الٰہیہ کام کر رہی ہوتی ہیں۔ ایسے عبد کا ارادہ اپنا نہیں ہوتا۔ بلکہ الٰہی ارادہ کے ساتھ اس کی تمام حرکات و سکنات وابستہ ہوتی ہیں۔ اس مضمون کی تشریح حضور علیہ السلام نے بسط کے ساتھ فرمائی۔ اور اسی ضمن میں کرامات و معجزات کی حقیقت کو بھی نمایاں فرمایا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے وما رمیت اذ رمیت الخ کی آیت کے مفہوم کے مطابق اس واقعہ کا ذکر کیا۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مٹھی بھر خاک دشمن کی طرف پھینکی۔ اور اس پھینکنے کے ساتھ آندھی چلی۔ حضور نے فرمایا۔ بظاہر تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مٹھی بھر خاک پھینک رہے تھے۔ مگر حقیقت میں الٰہی ارادہ اس پھینکنے کے اندر کام کر رہا تھا۔ اور اس کا نتیجہ آندھی کی شکل میں ظاہر ہوا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ یہ جو حدیث میں آتا ہے۔ کہ نوافل سے بندہ کو اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اور ہوتے ہوتے یہاں تک نوبت پہنچتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کا ہاتھ بن جاتا ہے۔ جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہے جس سے وہ چلتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہے۔ کہ جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کے کان بن جاتا ہے۔ کہ جن کے ساتھ وہ سنتا ہے۔ اور زبان بن جاتا ہے۔ کہ جس سے وہ گویا ہوتا ہے۔ یہ حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ ایسے عبد کی اپنی خواہشات باقی نہیں رہتیں۔ جو کچھ اس سے صادر ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کی مرضی سے صادر ہوتا ہے۔ اسی ضمن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توبہ کی حقیقت پر بھی روشنی ڈالی۔ اور فرمایا۔ کہ خدا تعالےٰ نے انسان کے نفس میں آگ اور پانی کی سی خاصیت رکھی ہے۔ جس طرح پانی آگ سے کھول کر آگ کی کیفیات اپنے اندر لے لیتا ہے۔ لیکن اس کھولتے ہوئے پانی کو آگ پر ڈالا جائے۔ تو اس سے وہ بجھ جائے گی۔ اسی طرح انسان کا نفس امارہ جب اپنی خواہشات بہیمیہ سے گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور گناہوں کی آگ اُسے کھا رہی ہوتی ہے۔ تو اس وقت بھی اُس نفس کے اندر یہ طاقت ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی خواہشات پر غالب آ کر انہیں سرد کر دے جس طرح کہ پانی آگ کو سرد کر دیتا ہے۔ میں ان دنوں غالباً آٹھویں یا نویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ مجھے اس تقریر کا مضمون اچھی طرح یاد ہے۔ اور یہ بھی یاد ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب یہ تقریر فرما رہے تھے۔ تو میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پس پشت قریب ہی بیٹھا ہوا تھا۔ اور اس وقت میرا دل اس خیال سے غمگین اور افسردہ تھا۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عنقریب ہم سے جدا ہونے والے ہیں۔ بوجہ اس کے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس قسم کے الہام ہو رہے تھے۔ جن سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ حضور جلد رحلت فرمانے والے ہیں۔

(۱۴)

مجھے ان دنوں کا یہ بھی واقعہ یاد ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی مخالفت۔ استہزاء اور تمسخر وغیرہ کے پیش نظر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی طرف سے دعا شائع کی۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب سے مطالبہ کیا۔ کہ وہ اس کے بالمقابل جو چاہیں لکھ دیں۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے بجائے اس کے کہ دعا کرتے یہ لکھا۔ کہ آج کل طاعون ہے۔ اس لئے اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر مرزا صاحب نے یہ دعا کی ہے۔ اُن دنوں کا یہ بھی واقعہ ہے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم مرتد نے اپنی کسی خواب یا الہام کی بناء پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موت کی پیشگوئی شائع کی تھی۔ اور ہم نے اُسے پڑھ کر یہی کہا۔ کہ جب حضور علیہ السلام نے وصیت شائع کر دی۔ اور اپنی موت کے متعلق پہلے ہی پیشگوئی شائع کر دی ہے۔ تو ایسی حالت میں ان لوگوں کی اس قسم کی پیشگوئیوں کی کیا وقعت ہے؟

مساجد فنڈ کے لئے چندہ

احباب جماعت کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ نظارت تعلیم و تربیت کے بجٹ میں ایک مد مساجد فنڈ کی ہے جس سے بیشتر آمد خرچ کیا جاتا ہے۔ اس مد کی رقم اُن مساجد کی امداد کے لئے خرچ کی جاتی ہے۔ جو بیرونی جماعتوں میں تیار کی جاتی ہیں۔ اس وقت بھی بعض جماعتوں کی طرف سے مطالبہ ہے۔ مگر اس فنڈ میں صرف ۲۲ روپے ایک آنہ کی رقم ہے۔ اس لئے احباب کی خدمت میں تحریک کی جاتی ہے کہ وہ اس فنڈ میں رقوم بھجوائیں اور اپنے قریب کی مساجد بنوانے میں امداد فرمائیں۔ ناظر تعلیم و تربیت

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

آنبہ ضلع شیخوپورہ - سید لال شاہ صاحب امیر جماعت لکھتے ہیں۔ ۲۱-۲۲ مارچ کو سالانہ جلسہ ہوا۔ قاضی محمد نذیر صاحب اور شیخ عبدالقادر صاحب نے دو نو روز تقریریں کیں۔ موضع کالیہ میں بھی قاضی صاحب کی تقریر ہوئی۔ غیر احمدی اصحاب کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔

بیگو سرائے ضلع مونگھیر - نصیر الدین احمد صاحب وکیل پریذیڈنٹ جماعت تحریر فرماتے ہیں کہ ۶-۷ اپریل جلسہ کیا گیا۔ جس میں مولوی عبدالرحیم صاحب نیر اور مولوی محمد سلیم صاحب نے اسلامی رواداری ہندو مسلم اتحاد و سیرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تقاریر کیں۔ ہندو بکثرت آئے۔ اور بہت متاثر ہوئے۔

لائل پور - عبدالاحد صاحب امیر جماعت لکھتے ہیں کہ ۵ مارچ کو مسلمانان لائل پور نے قیصری باغ میں میلاد النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقریب پر عظیم الشان جلسہ کیا جس میں تقریر کرنے کے لئے انہوں نے قادیان سے مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری کو مدعو کیا۔ مولوی صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک اور مطہر زندگی کا ایک نہایت ہی مختصر مگر جامع نقشہ کھینچا۔ اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہندو مسلم سکھ اور عیسائی تمام طبقہ کے حضرات نے آپ کے طرز بیان اور تقریر کی جامعیت کو خوب سراہا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

۲۶-۲۷ مارچ چک نمبر ۲۷ اور نمبر ۲۲۴ میں تبلیغی جلسے ہوئے۔ قاضی محمد نذیر صاحب اور مولوی عبدالقادر صاحب نے مدلل اور جامع تقاریر کیں۔ بہت اچھا اثر ہوا۔

کلکتہ - مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ ماہ مارچ میں شمالی اور مشرقی بنگال کے بعض تبلیغی جلسوں میں شامل ہو کر ۸ تقاریر کیں۔ ۱۰ اصحاب کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ۱۱ درس دیئے نوجوانوں کو اعتراضات کے جواب سکھائے۔ خطبات جمعہ میں جماعتوں کی تربیت کا کام کیا۔ دیگر نظارتوں کے کام سے تعاون کیا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں بفضلہ تعالےٰ چھ اشخاص بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ اللھم زد فزد۔

گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ - سید نذیر حسین صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ماہ فروری و مارچ میں ۹ مقامات کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا۔ ۷ تقریریں کیں۔ ۱۵۰ اشخاص کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ انصار اللہ کی تنظیم کی کوشش کی۔ ایک گاؤں میں دو دن جلسہ کر کے تقاریر کیں۔

اوجھ - مولوی عبدالمجید صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ ماہ مارچ میں ۱۳ لیکچر مختلف مقامات میں دیئے۔ بذریعہ ملاقات ۵۰ اشخاص کو تبلیغ کی۔ ۳ نوجوانوں کو ترجمہ قرآن اور انگریزی کی تعلیم دی گئی۔ احباب جماعت کی تربیت و اصلاح کی فراہمی چندہ علم و تحریک جدید کا کام کیا گیا۔

کٹنی (سی پی) - مولوی محمد ابراہیم صاحب اطہر دہلوی لکھتے ہیں۔ کٹنی میں تبلیغ جاری کی گئی ہے۔ ایک مسلمان کو جو دہریت کے قریب پہنچ چکا تھا اسلام کے قریب لایا گیا۔ کشتی نوح و تذکرہ کا درس دیا۔ ہر اتوار تبلیغی جلسہ کر کے نوجوانوں سے تقاریر کے ذریعہ غیر احمدیوں وغیرہ کو تبلیغ کرائی جاتی ہے۔

گوجرہ - ماسٹر محمد الدین صاحب لکھتے ہیں۔ کہ یکم و ۲ اپریل کو جلسہ کیا گیا۔ دونوں دن قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری اور شیخ عبدالقادر صاحب نے تقریریں کیں۔ جن کو پبلک نے دلچسپی سے سنا۔

کراچی - مولوی محمد یار صاحب عارف لکھتے ہیں۔ مارچ کے آخری ہفتہ میں خطبہ جمعہ کے علاوہ دو تقریریں کیں۔ جن میں جماعت کو پابندی نماز اور تبلیغ کی طرف توجہ دلائی گئی۔ ایک انگریز ایک یہودی اور چار مسلمانوں کو اسلام و احمدیت کے مسائل سے آگاہ کیا۔ نو درس دیئے گئے دیگر نظارتوں کے کام سے تعاون کیا گیا۔

لاہور - محمد عبدالحق صاحب مجاہد لکھتے ہیں۔ کہ ۳ و ۴ اپریل کو جماعت احمدیہ حلقہ توپخانہ کا جلسہ ہوا۔ جس میں گیانی واحد حسین صاحب چوہدری غلام احمد صاحب مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی - ملک احسان اللہ صاحب - عبدالستار صاحب قمر عبدالعزیز صاحب اور خاکسار نے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔

انبالہ - کرامت اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ماہ فروری میں انصار اللہ کے دو اجلاس ہوئے اور آخری ہفتہ میں عشرہ وصیت منایا گیا۔ شہر اور چھاؤنی میں انصار اللہ نے تبلیغ کی۔ ۲۱ عدد ٹریکٹ مختلف مذاہب کے لوگوں میں تقسیم کئے اور کتب بغرض مطالعہ دیں۔

ملتان - قادر بخش صاحب لکھتے ہیں انفرادی تبلیغ جاری ہے۔ بعض لوگوں کو سلسلہ کا لٹریچر دیا گیا۔ اور بعض کو حضور کا پیغام حق پہنچایا گیا۔ جمعہ میں بعض غیر احمدیوں کو ہمراہ لایا جاتا ہے۔ ایک شخص بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

سرینگر کشمیر - مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ ۵ فروری سے ۴ اپریل تک ۱۸ مختلف اختلافی مسائل پر تقاریر کیں۔ خطبات جمعہ میں تربیت و اصلاح کی طرف توجہ دلائی گئی۔ وصایا نیز قیام مجلس خدام و انصار کے متعلق کوشش کی۔ متعدد افراد کو ترجمہ قرآن کے اسباق دیئے قرآن - حدیث - بخاری مشکوٰۃ اور حقیقۃ الوحی وغیرہ کا درس دیا جاتا رہا۔ مضافات کی چھ جماعتوں کو بذریعہ خطوط ہدایات بھیجی گئیں۔ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ انفرادی طور پر بھی تبلیغ کی گئی۔ ایک صاحب بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔

سانڈھن - مولوی بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ یکم سے ۱۳ اپریل تک ایک گاؤں میں تبلیغ کرتے رہے اور مولوی منظور احمد صاحب گئے۔ دیر تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ آخر گاؤں کے قاضی صاحب لاجواب ہو کر طیش میں آگئے۔ اور مولوی منظور احمد صاحب کو گالیاں دے مارا۔ مگر تمام پبلک ان کے اس فعل سے بیزار ہوئی۔ سب نے ہماری باتوں کو توجہ سے سنا۔ اس کے علاوہ انفرادی طور پر ۵ اصحاب کو تبلیغ کی گئی۔ کتاب دعوۃ الامیر کا درس دیا گیا۔ الفضل سے خطبہ جمعہ پڑھ کر سنایا گیا۔

موجودہ جنگ کے دردناک مناظر بذریعہ میجک لینٹرن

مکرمی ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم جو ہندوستان کے تبلیغی دورہ پر نکلے ہوئے ہیں۔ قریباً دو ہفتہ دہلی میں مقیم رہے۔ اس دوران میں آپ کے چھ تبلیغی لیکچر منعقد کردہ ہال قنوان پر دہلی میں ہوئے۔ ان لیکچروں میں آپ نے بتایا۔ کہ ہر زمانہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے نبی رشی اور مہاپرش آتے رہے ہیں۔ جنہوں نے دنیا کو خدائے برحق کیطرف بلایا۔ اور آنے والے عذابوں سے لوگوں کو قبل از وقت متنبہ کر کے ہلاکت سے بچانے کی کوشش کی۔ کیونکہ یہ اللہ تعالےٰ کی سنت ہے کہ وہ اس وقت تک عذاب نہیں بھیجتا۔ جب تک کہ اپنا رسول مبعوث کر کے اتمام حجت نہ کرے۔ اس زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر کئی سال قبل دنیا کو آنے والے عذابوں خصوصاً موجودہ جنگ کے ہولناک مصائب سے ڈرایا تھا۔ لیکن افسوس کہ دنیا والوں نے اس آسمانی آواز پر کان نہ دھرا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ایک ہولناک عذاب جنگ کی شکل میں تمام دنیا پر مسلط ہو رہا ہے۔

یہ لیکچر بفضلہ تعالےٰ نہایت کامیاب ثابت ہوئے۔ بعض لیکچروں میں حاضری گنجائش سے زیادہ ہوتی رہی۔ حاضرین میں ہر مذہب و ملت کے لوگ شامل تھے۔ ہر ایک کا ایک ہال کے لیکچر کے لئے ایک پوسٹر بعنوان عذاب الٰہی کیوں آتا ہے؟ شائع کیا گیا تھا۔ نیز ہینڈبل تقسیم کئے گئے تھے۔

مکرمی ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم یہاں سے حیدر آباد دکن تشریف لے گئے ہیں۔ میجک لینٹرن کے ذریعہ سے آپ کا یہ طریق تبلیغ مفید ثابت ہوا ہے۔ سامعین خاموشی سے تمام تبلیغ کو سن لیتے ہیں۔ اور اچھا اثر قبول کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپکی کوششوں میں برکت عطا فرمائے۔

خاکسار عبدالحمید سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ دہلی

بہار کا تبلیغی دورہ

پٹنہ ۱۲ اپریل۔ شمیم احمد صاحب بذریعہ تار اطلاع بھیجتے ہیں۔ کہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر اور مولوی محمد سلیم صاحب کا دورہ بہت کامیاب ہوا ہے۔ مونگھیر۔ بھاگلپور اور بیگو سرائے۔ جمالپور مظفرپور وغیرہ مقامات میں بہت کامیاب جلسے ہوئے۔ پٹنہ میں بھی کامیاب جلسہ ہوا۔ انفرادی تبلیغ بھی جاری ہے۔ ٹریکٹ تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ مخالفت اللہ تعالےٰ کے فضل سے ناکام ہو رہی ہے۔

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۶۵۷۲ منکہ محمد لطیف صدیقی ولد شیخ غلام فرید صاحب ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن کوچہ ککے زئیاں امرتسر حال دہلی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۔/۶۰ روپے مع الاؤنس مہنگائی ۔/۸/۱۰ کل ۔/۸/۷۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ العبد:۔ محمد لطیف صدیقی ریلوے سوچ روم ۲۲۲ پاور ہاؤس دہلی۔ گواہ شد:۔ محمد شریف چغتائی پریذیڈنٹ۔ گواہ شد:۔ لطیف احمد طاہر۔

نمبر ۶۵۷۴ منکہ عبدالسلام اختر ولد ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن دہلی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میری ماہوار آمد مبلغ ۔/۷۹ روپے ہے۔ جن میں الاؤنس وغیرہ شامل ہیں۔ میں اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو میں انشاء اللہ العزیز تادم زیست ادا کرتا رہوں گا۔ اور ہر کمی بیشی کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ نیز اگر میری وفات کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں نے اپنی زندگی میں اس جائداد میں سے کوئی حصہ رقم یا جائیداد کی صورت میں ادا کر دیا۔ تو یہ رقم میرے باقیماندہ حصہ سے منہا تصور کی جائیگی۔ العبد:۔ عبدالسلام اختر ایم۔ اے۔ ایڈ جوٹنٹ جنرل برانچ نئی دہلی گواہ شد:۔ عبدالسلام دفتر ملٹری فنانس ڈیپارٹمنٹ نئی دہلی۔ گواہ شد:۔ محمد اسماعیل بقاپوری دہلی۔

نمبر ۶۵۷۵ منکہ ملک محمد احمد ولد بابو فضل احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال دہلی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد ۔/۵۵ روپے ہے۔ میں انشاء اللہ اس کا دسواں حصہ ماہ بماہ بطور وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتا رہوں گا۔ وباللہ التوفیق۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ ملک محمد احمد بقلم خود۔ آرڈیننس کلوتھنگ فیکٹری دہلی۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل بقاپوری۔ گواہ شد:۔ خادم حسین عفی عنہ۔

نمبر ۶۶۷۸ منکہ سید احمد علی سیالکوٹی۔ مولوی فاضل ولد سید حیات شاہ صاحب مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر تقریباً تیس سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان دارالامان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴ر مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ (۱) میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ (الف) زمین ملکیت و رہن ۱/۲ ۱۱ کنال بمقام گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ جو ہم دو بھائیوں میں مشترک ہے۔ اور میرا اس میں صرف نصف حصہ ہے۔ اس کی موجودہ نرخ کے لحاظ سے اندازاً قیمت یکصد روپیہ ہے۔ (ب) کتب جن کی قیمت اندازاً پانصد روپیہ ہے لیکن میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں ہے۔ بلکہ (۲) ماہوار آمد پر ہے۔ جو اسوقت مبلغ ۳۲/۱۲/۹ ماہوار ہے۔ میں تازیست اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر جو بھی میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کردیا جائیگا۔ فقط المرقوم ۱۴ر مارچ ۱۹۴۳ء العبد سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل قادیان بقلم خود۔ گواہ شد ملک صلاح الدین بقلم خود۔ گواہ شد سردار حق نواز خان بقلم خود۔

نمبر ۶۶۸۰ منکہ سیدہ صالحہ بانو زوجہ سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مولوی فاضل قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالامان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ر مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری موجودہ جائیداد مبلغ پانصد روپیہ حق مہر کل ہے۔ جو کہ میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ نیز میرے مرنے کیوقت جو بھی میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ فقط الامۃ بقلم خود سیدہ صالحہ بانو زوجہ سید احمد علی صاحب مولوی فاضل قادیان مورخہ ۱۳ر مارچ ۱۹۴۳ء۔ گواہ شد سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل خاوند موصیہ۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۲۲ اپریل۔ انڈین کمانڈ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کل دن بھر اراکان کے محاذ پر دشمن پر برطانی طیاروں نے حملے جاری رکھے بہت سی جگہوں کو آگ لگا دی گئی۔ ۲ ڈیل برباد کئے۔ ناباجنکشن اور پردم کے شہر پر بم باری کی گئی۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ برطانی آٹھویں فوج اب پہاڑیوں کی لائن پر بڑھ رہی ہے۔ اس کے سپاہیوں نے سنگینوں سے حملے کر کے کئی چوکیاں دشمن سے چھین لی ہیں۔ انفیڈا وائل پر قبضہ کے بعد وہ آگے بڑھ رہی ہے۔ جرمنوں نے معجز الباب کے محاذ پر جوابی حملہ کیا۔ مگر برطانی پہلی فوج نے اسے روک لیا۔ آٹھویں فوج نے بھی ۲ جوابی حملے کامیابی سے روک لئے۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ آج ایوان عام میں وزیر ہند نے بہادر ہندوستانی سپاہیوں کی بہت تعریف کی۔ بالخصوص چوتھے ڈویژن کی۔ جس نے پہلے لیبیا میں۔ اور اب ٹیونیشیا میں داد شجاعت لی ہے۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ آج ۲ برطانی جہاز سکندریہ پہنچ گئے۔ ان میں وہ برطانی سپاہی ہیں۔ جن کا سمرنا میں اطالوی قیدیوں سے تبادلہ کیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ اتحادی طیاروں نے آسٹریلیا کے شمالی حصہ میں لمبے چوڑے علاقہ میں حملے کئے۔ اور دشمن کی دس چھاؤنیوں کو نشانہ بنا کر کافی نقصان پہنچایا۔

ماسکو ۲۲ اپریل۔ کوبان کے علاقہ میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ جرمن اپنے دریائی مورچہ کی حفاظت کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔

لنڈن ۲۱ اپریل۔ آج مسٹر ایڈن نے برطانی پارلیمنٹ میں بتایا۔ کہ سرکاری طور پر انہیں اس امر کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ کہ حکومت سپین نے صلح کرانے کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ اس سلسلے میں آپ نے کہا۔ کہ حکومت امریکہ محوریوں کے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالنے کے حق میں ہے۔ اور برطانی حکومت مذکورہ نظریئے سے بالکل متفق ہے۔

لنڈن ۲۱ اپریل۔ مسٹر ایڈن نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمنی ابھی تک برطانی قیدیوں کو بیڑیاں پہنائی جاری ہیں۔ لیکن زنجیر پہنانے کے طریق میں اب پہلے جتنی سختی نہیں برتی جارہی زنجیر صرف ۲ تین گھنٹوں میں پہنائے جاتے ہیں۔

واشنگٹن ۲۱ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جنگ کے آغاز سے اس وقت تک امریکن مسلح فوجوں کو ۷۶۴۵۲ سپاہیوں کا نقصان برداشت کرنا پڑا۔ ان میں سے ۱۱۸۵۱ ہلاک۔ ۱۳۸۱۳ مجروح ۴۱۰۷۳ مفقود الخبر اور ۹۷۱۵ قیدی بن چکے ہیں۔ فوجی سپاہیوں کا نقصان ۵۱۶۵۵ سپاہیوں اور فوجیوں پر مشتمل ہے۔ مجروحین میں سے ۹۹۹ اپنی ڈیوٹی پر دوبارہ جا چکے ہیں۔ امریکن بحری فوجوں کو ۱۲۵۰ ملاحوں کا نقصان برداشت کرنا پڑا۔ ان میں سے ۴۶۹ ہلاک ۷۸۴ مجروح ہوئے ہیں۔

واشنگٹن ۲۱ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر روزویلٹ صدر جمہوریہ امریکہ نے میکسیکو کے علاقہ میں صدر جمہوریہ میکسیکو سے ملاقات کی۔ بات چیت میں وزیر خارجہ میکسیکو اور مسٹر سمرویلز نائب وزیر خارجہ امریکہ نے بھی حصہ لیا۔

لنڈن ۲۱ اپریل۔ جنرل میک آرتھر کے مقرر نے جنگی نامہ نگار کو بتایا۔ کہ جاپانی نہایت تیزی کے ساتھ اپنی فضائی اور میدانی افواج کو کمک پہنچا رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ ہماری افواج اچھی طرح ان کا مقابلہ کر سکیں گی۔ پچھلے دنوں ہمیں جو فتوح حاصل ہوئی ہیں وُہ آئندہ جنگ میں کوئی اہم عنصر ثابت نہیں ہوں گی۔

چنکنگ ۲۱ اپریل۔ چین کی وزارت خارجہ نے اطلاع دی ہے کہ کولالمپور کے قریب پہاڑوں میں میں چینی گوریلوں کے ساتھ آسٹریلین سپاہی بھی لڑ رہے ہیں۔ یہ علاقہ جزیرہ نمائے ملایا کے جنوب مشرقی حصے میں واقع ہے۔ ستر ہزار اتحادی جنگی قیدی جن میں زیادہ تر آسٹریلین ہیں۔ برما بھیجدئے گئے ہیں۔ تاکہ ان سے ریلوے لائن بنوائی جائے بہت سے ہندوستانی بھی برما میں سیاسی کام کے لئے بھجدئے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۳ اپریل۔ کل دارالعوام میں ایک سوال کے جواب میں مسٹر ایمری نے کہا۔ کہ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے متعلق جو قانون پاس ہوا ہے۔ اس کے متعلق میں کوئی بیان دینا نہیں چاہتا۔ ایک ممبر نے کہا۔ کہ چونکہ مسٹر ایمری کا جواب تسلی بخش نہیں۔ اس لئے میں عنقریب تحریک التوا پیش کر کے پھر اس سوال کو اُٹھاؤنگا

لنڈن ۲۳ اپریل۔ ٹیونیشیا میں آٹھویں فوج نے انفیڈا وائل سے تین میل شمال مغرب کی طرف تارکونا کے پہاڑی قلعہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ ٹیونس کو جو بڑی سڑک اور ریلوے لائن جاتی ہے۔ اس کا پہلا ٹکڑا۔ اس کی لپیٹ میں آگیا ہے۔ دو بدو لڑائی کے بعد آٹھویں فوج نے اس قلعہ پر قبضہ کیا۔ جرمن اس قلعہ کو بہت اہم قرار دے چکے ہیں۔ اتحادی چوکیوں کی حالت عام طور پر سدھر چکی ہے۔ آٹھویں فوج سے پچاس میل شمال مغرب کی طرف معجز الباب کے علاقہ میں پہلی فوج نے ۲ جرمن جوابی حملوں کو روک دیا ہے۔ موسم کی خرابی کے باوجود اتحادی طیاروں نے دشمن کے ٹھکانوں پر حملے جاری رکھے۔ بیزرٹا کے پاس بحری بیڑے جرمن موٹر تارپیڈو کشتیوں کے قافلہ کو منتشر کر دیا۔

دہلی ۲۳ اپریل۔ آج صبح یہاں آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے تین بجے بعد دوپہر مسٹر جناح کا جلوس نکالا جائیگا۔ جس کے بعد وہ لیگ کا جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کریں گے۔ اس کے بعد پھر لیگ کونسل کا اجلاس ہوگا۔ اور کل آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس شروع ہوگا۔ جس میں شمولیت کے لئے قریباً ایک ہزار ڈیلیگیٹ پہونچ چکے ہیں۔

لنڈن ۲۳ اپریل۔ چین کا جو فوجی مشن شمالی افریقہ کی لڑائی دیکھنے آیا ہوا تھا وہ انقرہ پہونچ گیا ہے۔ جہاں چند روز ٹھہریگا۔

دہلی ۲۳ اپریل۔ بھاری امریکن بمباروں نے تھائی لینڈ کے دارالسلطنت بنکاک پر حملہ کیا۔ یہ تیسرا حملہ تھا۔ جو اس شہر پر کیا گیا۔ فوجی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا۔ اگرچہ موسم کی خرابی کے باعث نتائج کو نہیں دیکھا جا سکا۔

لنڈن ۲۳ اپریل۔ کل دارالعوام میں ہندوستانی فوج کا ذکر کرتے ہوئے وزیر ہند نے کہا۔ کہ اس وقت عراق۔ ایران۔ مشرقی افریقہ اور لنکا میں بھی ہندوستان کی افواج موجود ہیں۔ اس سے پہلے وہ فرانس میں کام کر چکی ہیں ملایا میں دشمن کے حملہ کا پہلا زور ہندوستانی فوج نے ہی برداشت کیا تھا۔ بورنیو۔ اور ہانگ کانگ میں بھی انہوں نے خدمات سرانجام دیں۔ برما میں بھی وہ موجود تھیں۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ کہ ہندوستانی افواج کے آرام آسائش کا پُورا پُورا خیال رکھا جاتا ہے۔ اس وقت وہ ٹیونیشیا میں قابل قدر خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

دہلی ۲۳ اپریل۔ برطانی طیاروں نے ہندوستانی اڈوں سے اُڑ کر رنگون پر حملے کئے۔ سنٹرل برما میں میمو میں جاپانی ریلوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ کیمائن پر بم باری کی گئی۔ جگہ جگہ آگ لگ گئی۔ گذشتہ دوشنبہ کو برما پر ہوائی حملہ کے دوران میں ایک امریکن ہواباز کو مجبوراً ہوائی چھتری کے ذریعہ نیچے اُترنا پڑا تھا۔ وہ ایک ایسے علاقہ میں اُترا جہاں ہوائی جہاز تو نہ اُتارا جا سکتا تھا۔ البتہ ضروری سامان پھینک دیا گیا۔ اور اب وہ اپنی چوکی پر واپس پہونچ گیا ہے۔

لنڈن ۲۳ اپریل۔ برطانی طیاروں نے مالٹا کے اڈوں سے اُڑ کر سسلی اور ٹیونیشیا میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے۔ فرانس۔ ہالینڈ اور بلجیم میں بھی جرمن ریلوں۔ بجروں اور دیگر فوجی ٹھکانوں پر حملے کئے گئے۔

ماسکو ۲۲ اپریل۔ کوبان کے محاذ پر لڑائی کا زور ہے۔ یہاں جرمن اپنے مورچہ کو وسیع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ روسی طیاروں نے بحیرہ بالٹک کی ایک بندرگاہ پر حملہ کیا جس کا نام نہیں بتایا گیا۔ بندرگاہ کو بہت نقصان پہنچا۔ ایک گشتی جہاز اور تین کشتیاں برباد کر دی گئیں۔ فضائی لڑائیوں میں ۱۳ جرمن طیارے گرا دیئے گئے۔ روس کے دُوسرے مورچوں پر صرف گشتی دستوں کی سرگرمیاں رہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر